محبت بار ہوئی ہے

ندا علی عباس

یونیورسٹی سے تھکی ماندی جب وہ گھر پہنچی تو گھڑی شام کے چار بجا رہی تھی اماں کو اس نے لاؤنج میں ہی اپنا منتظر پایا آتے ہی وہ صوفے پہ ڈھیر ہو گئی تھی۔

''آج بہت دیر کر دی تم نے بچے؟'' اماں پانی کا گلاس تھامے چلی آئی، کنپٹیاں دباتے وہ اٹھ بیٹھی۔

''بس اماں آج ہڑتال تھی ٹریفک بند تھی بڑی مشکل سے ایک کلاس فیلو سے لفٹ لے کر پہنچی ہوں گھر، میرو کی طبیعت کیسی ہے اب؟'' سوالیہ نگاہوں سے اماں کو دیکھا۔

''صبح بہت تیز بخار تھا اب کافی بہتر ہے تم اٹھو منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لگاتی ہوں۔'' اماں اس کے ہاتھ سے خالی گلاس لیتے ہوئے بولی تھی۔

''نہیں ابھی نہیں پہلے میں فریش ہوں گی کھانا میں خود نکال لوں گی آپ آرام کریں۔''

ناولٹ

URDU TUBE
ONLINE ENTERTAINMENT
www.urdutubes.com

میز پر سے کتابیں سمیٹتے ہوئے وہ بولی اور اپنے روم کی جانب چل پڑی جس وقت وہ فریش ہو کر کچن میں آئی تو اماں میز پہ کھانا لگا چکی تھیں۔

''اف اماں کہا بھی تھا میں کر لوں گی آپ بھی ناں۔'' خفگی سے کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور اماں کے ہاتھ سے پانی سے بھرا جگ لے لیا۔

''آپ نے کھانا کھایا؟'' کرسی کھینچ کر اسے بیٹھاتے ہوئے اماں بولی تھی، تبھی ان کی نگاہ کچن کے دروازے سے اندر آتے از میر پہ پڑی تھی۔

''لو آ گیا میرو بھی آؤ بچے تم بھی کھانا کھا لو اکیلے تو یہ کھا نہیں سکتی اور میں بڈھی مریض کب تک اس کے انتظار میں بھوکی بیٹھی رہوں، تم لوگ کھاؤ میں ذرا ساتھ والی نسیمہ آپا کی طرف جا رہی ہوں پوتا ہوا ہے ان کا ہفتہ ہو گیا ہے اور دیکھو تم ہی نہیں ملتا مجھے۔'' اماں بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی

Digitized by Google

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

http://kitabdostpk.blogspot.be

اور readingpoint

http://readingpointpk.blogspot.be

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول،ناولٹ،افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے زریعے رابطہ کریں

تھی، تھوڑی دیر کے لئے کچن میں خاموشی چھا گئی فقط پلیٹوں اور چمچوں کی آوازیں تھی۔

''بیا آئی تھی آج تمہیں نہ پا کر پریشان ہو گئی تھی تم نے اپنا نمبر کیوں آف کر رکھا ہے جانتے تو ہو تم کسی میسج کا ریپلائی نہ کرو تو وہ ٹینس ہو جاتی ہے آج تو پھر تم نے چھٹی کر لی تھی۔'' حرم نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

''ابی سے رات بات کرتے موبائل میں چارجنگ ختم ہو گئی تھی، صبح اٹھا نہیں اور موبائل دیکھا نہیں ابھی آتے ہوئے چارج لگا کے آیا ہوں۔'' لاپروائی سے پلیٹ میں چمچ چلاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

''طبیعت کیسی ہے اب؟'' حرم نے اس کی نقاہت زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

''کافی بہتر ہوں اب تو آپ پلیز کھانا کھا کر میرے لئے اسٹرونگ سی چائے بنا دے صبح سے اماں کے بنائے کڑوے سوپ پی پی کے منہ کا ذائقہ ہی خراب ہو گیا ہے۔'' حلق سے کہتے میرو نے پلیٹ پرے کھسکائی تھی، حرم سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر چائے کا پانی چڑھانے لگی تھی۔

''بیا آئے گی آج شام کو تمہارا پوچھنے میں نے اسے بتایا تھا تمہارے بخار کا۔'' دودھ میں پتی چینی ڈال کر آنچ ہلکی کر کے وہ دوبارہ کرسی گھسیٹ کے بیٹھ گئی جب تک کھانا ختم ہوتا چائے تیار تھی، سکون سے کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھا میرو ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا اور حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''اف حرم آپ جانتی ہے اماں کو کتنی ناپسند ہے آپ نے اسے روکا نہیں آنے سے کوئی ایشو بن گیا تو میں کیسے سنبھالوں گا دونوں کو۔'' وہ پریشانی اسے دیکھ رہا تھا، حرم نے سکون سے کھانا ختم کیا تھا۔

''وہ پڑھائی کے بہانے آئے گی اور دیکھ بھی تم اماں کی فکر مت کرو میں اماں کو سنبھال لوں گی ابھی تم اٹھو اپنا حلیہ درست کرو۔'' برتن سنک میں رکھ کر وہ چائے کپوں میں ڈالنے لگی تھی۔

''رہنے دیں آپ میں کل یونی جاؤں گا تو مل لوں گا اس سے میں اسے کال کر کے منع کر دیتا ہوں ابھی۔'' وہ کرسی گھسیٹ کر اٹھتے ہوئے بولا تھا جب حرم نے بے ساختہ اس کا بازو تھام کر اسے اٹھنے سے روکا تھا۔

''کوئی ضرورت نہیں ہے اسے منع کرنے کی تم نے صبح اس کی حالت نہیں دیکھی تھی اگر موبائل آن رکھتے تو وہ زیادہ پریشان نہ ہوتی اب آئے گی تو اسے سنبھال لینا، اماں کی تم فکر نہ کرو میں ہوں انہیں دیکھ لوں گی۔'' چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے وہ بولی تو میرو گہری سانس بھرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا تھا۔

''اب کیا ہوا۔'' حرم نے حیرت سے اسے خود کو دیکھتا پا کر پوچھا۔

''آپ اتنی اچھی کیوں ہیں؟'' لہجہ ممنون تشکر تھا حرم نے آہستگی سے ابرو اٹھا کر اسے گھورا۔

''سچ میں ہر بار آپ مجھ پہ احسان کر جاتی ہے اور میں ہر بار احسان اتارنے کا سوچتا رہ جاتا ہوں۔'' مسکراتے ہوئے آہستگی سے حرم کا ہاتھ تھاما تھا جسے نہ محسوس طریقے سے حرم نے چھڑایا اور اسے دیکھا۔

''ہم کزن کم اور دوست زیادہ ہے میرو اور دوستوں میں یہ تھینک یو سوری جیسے لفظ استعمال نہیں ہوتے، یہ لفظ صرف اجنبیوں کے لئے ادا کیے جاتے ہیں۔''

''چلو اب اٹھو اپنی حالت ٹھیک کر لو بیا کچھ ہی دیر میں پہنچ جائے گی۔'' نرمی سے

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT
www.urdutubes.com

Digitized by Google

ہوئی وہ سنک کی جانب بڑھ گئی جہاں گندے برتن اس کے منتظر تھے اور پھر واقع اگلے ہی گھنٹے میں وہ اس کے سامنے تھی اماں کا اسے دیکھتے ہی پارہ چڑھا تھا جبکہ ازمیر کا چہرہ کھل اٹھا تھا ازمیر کے ساتھ اسے ڈرائنگ روم میں بھیج کے وہ زبردستی اماں کو لئے کچن میں چلی آئی۔

"یہ اب یہاں کیا کرنے آئی ہے صبح یونیورسٹی میں مل تو لیتی ہو تم لوگ؟" اماں اس کے سر ہو گئی تھیں۔

"اماں آپ جانتی تو ہیں میرو کی چھٹی کی وجہ سے وہ پیچھے رہ جائے اس لئے میں نے بیا کو گھر بلا لیا مل بیٹھ کے ہم تینوں جو پوائنٹ رہ گئے ہیں وہ کرلیں گے، بیا نے بھی چھٹی کی تھی ناں اسی لئے میں نے کہا اسے اور میرو کو اکٹھا سمجھا دوں گی آپ نے دیکھا ناں اس کے ہاتھ میں بکس تھی۔" حرم نے تھوڑا جھوٹ تھوڑا سچ بتا کر اماں کو رام کرنا چاہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر تم نے اس کا لباس دیکھا استغفراللہ، لڑکا لگتی ہے بس اسے سمجھاؤ میرے گھر آئے تو ایسا گوروں کا لباس پہن کے مت آیا کرے۔" اماں اس کی رام کہانی سمجھی تھی یا نہیں مگر اسے ٹوک ضرور دیا تھا، حرم نے ٹرے میں تمام لوازمات سیٹ کرتے ہوئے مسکرا کر اماں کو دیکھا تھا اور سر اثبات میں ہلا دیا تھا، اماں عصر پڑھنے چل دی تھی اور وہ ٹرے اٹھائے ڈرائنگ روم میں چلی آئی جہاں وہ دونوں اپنے آپ میں مگن تھے، حرم نے ٹرے ان کے سامنے رکھی تھی اور اپنی بکس اٹھا کر ان سے خاصے فاصلے پر جا بیٹھی بکس اماں کو دکھانے کے لئے تھی ورنہ ایسے دو پریموں کے درمیان بیٹھ کر وہ کہاں پڑھ سکتی تھی، موبائل میں ہینڈ فری لگا کر اس نے کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسے اور والیوم بڑھا دیا اور اردگرد سے بیگانہ ہوگئی جبکہ وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے۔

☆☆☆

وہ چار سال کی تھی جب اس کی ماں کی دوسری ڈلیوری کے دوران ڈیتھ ہوگئی تھی اور ابا تو مانو اماں کے جانے کے بعد گم صم ہی رہ گئے ہر وقت بیمار رہتے بالکل ہی چارپائی سے لگ گئے تھے، وہ سات سال کی ہوئی جب ایک دن اچانک ابا بھی گزر گئے، ددھیال میں کوئی رشتہ تھا نہیں ننھیال میں فقط ایک ہی خالہ تھیں جنہوں نے اماں ابا کے گزرتے ہی اسے سگی اولاد کی طرح سینے سے لگا لیا، زلیخا خالہ کی ایک ہی اولاد تھی ازمیر، اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے انتہائی ضدی اور منہ پھٹ حرم سے چھ ماہ چھوٹا تھا مگر بلا کا پر اعتماد، حرم اس کے مقابلے میں بالکل دبو سی تھی شروع شروع میں ازمیر کی دیکھا دیکھی جب اس نے خالہ کو اماں کہنا شروع کیا تو وہ باقاعدہ لڑ پڑتا میری اماں ہے آپ کی نہیں، تو وہ ڈر جاتی گھر میں ہر وہ چیز جو ازمیر کے لئے آتی وہی حرم کے لئے بھی، تو وہ ہمیشہ ضد کرتا اس کے لئے لائی ہر چیز پہ قبضہ جما لیتا اماں بابا اسے سمجھاتے رہ جاتے مگر وہ چیزیں اٹھا کر یہ جا وہ جا، بابا نے جب حرم کا داخلہ بھی ازمیر کے سکول کروایا تو وہ بھڑک ہی اٹھا تھا۔

"بابا میرے فرینڈ کیا کہیں گے؟"

"تو بیٹا آپ کہنا آپ کی بہن ہے حرم۔" بابا رسان سے سمجھاتے۔

"سب جانتے ہیں بابا میں اکیلا بھائی ہوں میری کوئی بہن نہیں ہے سب فرینڈ ہنسیں گے مجھ پر کہ اتنی بڑی بہن کہاں سے آ گئی ازمیر کی۔" وہ خفا خفا سا تھا۔

"کزن بھی تو بہن ہوتی ہے ناں بیٹا نہیں تو

URDU TUBE
HOUSE OF ENTERTAINMENT
www.urdutube.com

Digitized by Google

آپ کہہ دینا آپ کی دوست ہے حرم۔" بابا نے نئی راہ سجھائی تو وہ چونک اٹھا۔

"مگر بابا یہ میری فرینڈ کیسے ہو سکتیں ہیں یہ بہت ڈرپوک ہیں۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تو بابا بے اختیار مسکرا اٹھے پھر دونوں کو دائیں بائیں بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولے۔

"حرم ڈرپوک ہے تو کیا ہوا میرا بیٹا میرو تو بہت بریو (بہادر) ہے ناں وہ حرم کو بہادر بنائے گا ٹھیک ہے ناں؟"

"ٹھیک ہے بابا پھر اس سے پوچھ لیں یہ میری اچھی دوست بنے گی ناں یا پھر لڑتی رہے گی جیسے میرے دوست لڑتے ہیں۔" وہ وعدہ لے رہا تھا، حرم نے جھٹ پٹ اثبات میں سر ہلایا پھر وہ واقعی اس کا دوست بن گیا، اچھا مگر جنونی دوست جو نہ خود دوست بناتا نہ حرم کو بنانے دیتا خود کے اپنے جتنے بھی دوست تھے سب سے قطع تعلق کر دیا شروع میں حرم کو اس کا یہ انداز اچھا لگتا مگر بعد میں کچھ واقعات ایسے ہوئے جن سے وہ پریشان ہو گئی وقت گزرتا رہا وہ دونوں ساتویں کلاس میں آ گئے اس دن ازمیر کو بخار تھا وہ اکیلی ہی سکول آئی تھی بابا نے وین لگوا رکھی تھی ان دنوں کلاس میں ایک نئی لڑکی آئی تھی ساری کلاس میں اس کی خوبصورتی کے چرچے تھے سرخ سرخ سیب کی طرح پھولے گالوں والی کلثوم، حرم کو بھی بہت اچھی لگتی مگر ازمیر کے ڈر سے وہ کم ہی اسے بلاتی اس دن ازمیر چھٹی پہ تھا شومئی قسمت اس دن کلثوم خود چل کر اس کے پاس آئی اسے کچھ سوال سمجھنے تھے حرم نے بغیر کسی جھجک کے اسے سوال سمجھائے تھے کلثوم کی اچھی نیچر کے باعث چند ہی منٹوں میں ان کے درمیان اچھی دوستی ہو گئی تھی، وہ پورا ہفتہ ازمیر چھٹی پہ تھا اور اس پورے ہفتے میں وہ کلثوم کے بہت قریب آ چکی تھی اور یہ بات ازمیر کو نہایت ناگوار گزری تھی کلاس میں موجود وہ ڈیسک جہاں وہ حرم کے ساتھ بیٹھتا تھا وہ جگہ کلثوم لے چکی تھی بریک ٹائم لنچ کرتے ہوئے ان دونوں کے درمیان کلثوم تھی ہوم ورک کرتے ہوئے اکثر وہ ایک دوسرے سے پوائنٹ پوچھ کر کرتے ایک دوسرے کو سمجھاتے ایک دوسرے کا ہوم ورک کر دیتے آج ان کے ساتھ کلثوم موجود تھی ازمیر کی برداشت بس یہیں تک تھی چھٹی ٹائم جب وہ کلثوم کو ورک سمجھا رہی تھی کلثوم پاس بیٹھی پین میں سیاہی بھر رہی تھی ازمیر خاموشی سے اٹھا اور ان کے قریب جا کھڑا ہوا کام کرتے ہوئے حرم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جسٹ ون سیکنڈ میرو بس کلثوم کا ورک کمپلیٹ......" آدھی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی وہ شاک بھری نظروں سے میرو کو دیکھ رہی تھی، جس نے کلثوم کے آگے سے سیاہی کی بوتل اٹھائی اور کلثوم کی نوٹ بک پہ گرا دی۔

"اوئے بدتمیز۔" کلثوم غصے سے چیخی تھی مگر اگلا ہی لمحہ اس پہ بھاری گزرا تھا میرو نے ہاتھ میں تھامی باقی بچی سیاہی کلثوم کے منہ پہ گرا دی اور حرم کو غصے سے گھورتا ہوا وہاں سے نکل گیا اس دن حرم کو زندگی میں پہلی بار اس کا یہ رویہ برداشت نہ ہوا گھر آ کر اس نے پہلی دفعہ میرو کی شکایت بابا سے کر دی بابا اور اماں سے اسے اچھی خاصی ڈانٹ پڑی بابا تو اس پہ ہاتھ اٹھاتے اٹھاتے رہ گئے وہ تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا حرم سمجھی شاید وہ اب سدھر جائے گا مگر اگلے ہی دن بھری کلاس میں جب ٹیچر نے کلثوم سے ہوم ورک مانگا جونہی کلثوم نے بکس نکالنے کے لئے بیگ کھولا اگلے ہی لمحے پورا کمرہ اس کی چیخوں سے گونج اٹھا وہ سیٹ پہ کھڑی چیخیں مار رہی تھی اور پوری کلاس اس کی حرکت پہ دانت نکال رہی تھی

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT
www.urdutube.com

Digitized by Google

اگلے ہی پل حرم بھی بوکھلا کر اٹھی تھی جب کلثوم کے بیگ سے چار پانچ مینڈک پھدک کر باہر نکلے تھے، بچوں سمیت ٹیچر بھی چیخیں مارتے باہر کو لپکے پلک جھپکتے کلاس خالی ہو چکی تھی سوائے ان تینوں کے، جو ڈیسک پہ پاؤں سمیٹے خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔

''کلثوم!'' جو چیختیں مارتی کلاس کے سب سے آخری ڈیسک کے نیچے سہمی سی بیٹھی تھی، ازمیر جو اس نظارے کو مسلسل انجوائے کرتے مسکرا رہا تھا۔

اور بریک ٹائم جب وہ کلثوم کے پاس بیٹھی اسے دلاسے دے رہی تھی تبھی وہ ان کے قریب آیا تھا، حرم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا اور نیچے جھک کر کلثوم کو بغور دیکھا۔

''بہت ڈر لگ رہا ہے؟''

''ہوں؟''

''آئندہ مجھے حرم کے آس پاس بھی نظر آئی تو آج بیگ میں مینڈک رکھا تھا کل سانپ رکھنے سے بھی گریز نہیں کروں گا سمجھی۔'' اور حرم کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گیا تھا۔

''میرو یہ سب تم نے کیا تھا؟'' حرم شاک میں تھی۔

''تمہیں تو مینڈکوں سے ڈر لگتا تھا ناں پھر کیسے؟'' میرو نے غصے سے اسے دیکھا۔

''ہاں میں نے رکھا تھا اور میں سچ کہہ رہا ہوں آئندہ آپ اس کے ساتھ مجھے نظر آئی میں اس سے بھی برا کروں گا اس کے ساتھ۔''

''میرو دیکھو وہ بہت اچھی ہے تم اس بے چاری کے ساتھ یہ سب کیوں کر رہے ہو۔'' حرم نے اسے سمجھانا چاہا۔

''ہاں وہ اب اچھی ہو گئی میں برا بن گیا ناں ایک بات بتائیں مجھے میں ایک دوست اچھا نہیں تھا کیا آپ کا جو آپ کو اور دو دو دوستوں کی ضرورت پڑ گئی۔'' وہ چڑ کر بولا تھا۔

''میرو ایسی کوئی بات نہیں ہے تم خواہ مخواہ......''

''ٹھیک ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے تو مجھ سے وعدہ کرے آپ آئندہ میرے علاوہ کوئی دوست نہیں بنائیں گی بالکل بھی نہیں وعدہ کریں۔'' وہ جذباتی ہوا۔

''میرو!'' حرم نے اسے سمجھانا چاہا۔

''بس میں نے کہا وعدہ کریں آپ۔'' وہ ضد ہوا حرم نے چپ چاپ اپنا نازک ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔

''اوکے میں نے وعدہ کیا۔''

''ہاں اب آپ وعدہ توڑیں گی بھی نہیں میں بھی وعدہ کرتا ہوں آپ کے علاوہ کبھی کسی کو بھی دوست نہیں بناؤں گا ہر بات آپ سے شیئر کروں گا۔'' وہ مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا حرم ڈھیر سے مسکرا دی اور آنے والے دنوں میں اسے پتا چلا تھا کہ میرو نے وعدہ کر کے کتنے خسارے میں رہی تھی حرم کو تو کوئی دوست وہ بنانے نہیں دیے تھے جبکہ خود وعدے پہ قائم بھی نہ رہ سکا تھا۔

☆☆☆

وہ سیکنڈ ایئر میں تھے جب بہت اچانک ایک دن بابا نے اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لئے موند لی تھیں زندگی جیسے ان کے لئے رک سی گئی تھی مگر اماں نے انہیں بکھرنے سے بچا لیا تھا، مرغی کے بچوں کی طرح انہیں اپنے پروں میں سمیٹ لیا تھا، بابا کے جانے کے بعد بھی کام نہیں رکے تھے بابا کی چار دکانوں کا کرایہ آ جاتا تھا جبکہ حرم اور ازمیر نے ٹیوشن پڑھانا شروع کر دی تھی، گھر کا خرچہ اور کالج کی فیس آرام سے نکل آتی تھی، بابا

کے بغیر زندگی مشکل تھی مگر وہ تینوں ایک دوسرے کا سائباں بنے مشکل زندگی کو دھکیلنے میں مصروف تھے، انہی دنوں ان کے کالج میں وہ آئی تھی جس نے میرو کی زندگی بدل ڈالی تھی۔

"بیا آفندی۔" سہیل آفندی کی مغرور ناک چڑھی نخریلی خودسر اکلوتی بیٹی جسے اپنی دولت کے ساتھ ساتھ اپنے حسن پہ ناز تھا اور کیوں نہ ہوتا وہ جہاں سے گزرتی کالج کے لڑکے دل تھام کر رہ جاتے، مگر اس کی نظر ٹھہری بھی تو اس پر جس نے زندگی میں آئندہ بھی حرم کے علاوہ دوست بنانے سے کسی سے وعدہ کر رکھا تھا۔

مگر بیا کے آگے وہ ہر وعدہ بھول گیا، دوستی کا پہلا ہاتھ بیا نے بڑھایا تھا اور حرم نے مسکرا کر اسے یوں دیکھا کہ بیٹا تمہاری دال یہاں نہیں گلنے والی مگر اگلے ہی پل وہ حقیقتاً شاک ہوئی تھی جب ازمیر نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر دوستی کی ابتداء کر ڈالی تھی اور آنے والے دنوں میں، بیا کو دیکھ کر میرو کی آنکھوں میں چمکتے جگنو دیکھ کر وہ اس قابل ہی نہ رہ سکی کہ اس سے وعدہ توڑنے کا ہی پوچھ لیتی، آہستہ آہستہ یہ دوستی پسندیدگی کی طرف بڑھی اور پھر پسندیدگی سے پیار میں بدل گئی، بیا کا آہستہ آہستہ ان کے گھر آنا جانا ہوا شروع شروع میں اماں ٹھیک رہی مگر بعد میں ٹوکنا شروع کر دیا کبھی انہیں اس کی ڈریسنگ پہ اعتراض ہوتا کبھی اس کے روز روز آنے پہ کبھی اس کا میرو کے ساتھ ہنسی مذاق پہ اور پھر تو وہ باقاعدہ بیا کے سامنے ہی شروع ہو جاتی دراصل اب وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی، کہ انہیں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں چمکتے جگنوؤں نے پریشان کر ڈالا تھا، جبکہ وہ تو کچھ اور ہی سوچے بیٹھی تھیں۔

☆☆☆

"مجھے لگتا ہے جیسے میری زندگی کے دن بہت کم رہ گئے ہیں، جیتے جی میں تم دونوں کی شادی کر جاؤں تم دونوں کے بچوں کو گود میں اٹھاؤں تمہارے ابا کی بھی یہی خواہش تھی مگر زندگی نے مہلت ہی نہ دی۔"

اگلے دن رات کھانے پہ وہ اور اماں ہی موجود تھے ("حرم بھوک نہیں ہے" کا بہانہ بنا کر اپنے روم میں تھی) جب اماں نے بات شروع کی تھی، ازمیر کو رغبت سے کھانا کھاتے دیکھ کر اماں کا حوصلہ بڑھا تھا۔

"تم دونوں کا آخری سال ہے دس دنوں بعد امتحان بھی شروع ہے میں چاہتی ہوں امتحانوں کے فوراً بعد تم دونوں کی شادی کر دوں۔" اماں نے سکون سے بات ختم کی تھی اتنے ہی سکون سے ازمیر نے کھانا ختم کرنے کے بعد اماں کو دیکھا تھا۔

"پہلی بات تو یہ اماں کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی چھ سات سال تو بالکل بھی نہیں ابھی میرے امتحان ہے امتحانوں کے بعد مجھے ڈگری ملے گی تب میں کوئی جاب کروں گا دو تین سال تو میں صرف اچھا خاصا کماؤں گا پھر اس پیسے سے میں اپنا بزنس اسٹارٹ کروں گا اور جب تک میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہوں گا تب تک آرام سے سات آٹھ سال تو گزر ہی جائیں گے ہاں پھر میں شادی کے بارے میں ضرور سوچوں گا۔" ازمیر نے آرام سے بات مکمل کر کے اماں کو دیکھا جو کڑی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اور تمہارا کیا خیال ہے پانچ سات سال میں حرم کو تیرے انتظار میں بیٹھائے رکھوں گی؟ مہینے . ئی ہے وہ تم سے چوبیس سال کی ہوئی ہے اگلے چھ سالوں میں تیس کی ہو جائے گی تب بھی میں اسے بیٹھائے رکھوں کیا؟" اماں بھڑکی تو ازمیر چونک اٹھا۔

URDU TUBE
OF ENTERTAINMENT
www.urdutube
Digitized by Google

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ میں نے یہ کب کہا آپ حرم کو میرے انتظار میں بٹھائے رکھیں، آپ کوئی بھی اچھا رشتہ دیکھ کر حرم کی شادی کر دیں مگر پلیز اماں میرے بارے میں ابھی مت سوچیں۔" ازمیر نے میٹھے کا ڈونگہ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا جب اماں نے تقریباً چھینتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ڈونگا لے لیا۔

"میں اس کی اور تمہاری شادی کی بات کر رہی ہوں تم اپنے اور حرم کے درمیان کسی تیسرے کو سوچ بھی کیسے سکتے ہو میرو؟" (اماں نے کسی پرانی بات کی یاد دلائی تھی) مگر وہ لاپرواہ تھا یا بن گیا۔

"اماں پلیز میں اور حرم صرف دوست ہیں بہت اچھے دوست اس سے آگے میں نے سوچا تک نہیں اور آپ جانتی ہیں میں کسے پسند کرتا ہوں آپ جان بوجھ کر اگنور کر رہی ہیں، آئندہ پلیز آپ ایسی بات دوبارہ مت کرنا حرم سنے گی تو کیا سوچے گی۔" وہ بات ختم کر کے اٹھا اور لاؤنج کی جانب بڑھ گیا اور اماں افسوس سے اسے جاتی دیکھتی رہی اور اس گھر کی وہ "تیسری فرد" جو اس وقت موضوع بنی تھی چپ چاپ اپنے بارے میں میرو کے خیالات جان کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆

کسی گانے کی شوخ دھن پہ سیٹی بجاتا وہ گھر داخل ہوا تھا مگر گھر میں پھیلی مزیدار خوشبوئیں اسے کچن میں کھینچ لائی تھیں چولہے کے پاس کھڑی اماں کچھ بنا رہی تھی جبکہ حرم کی دروازے کی جانب پشت تھی وہ نجانے کیا کر رہی تھی وہ دروازے سے اندر چلا آیا۔

"کوئی خاص مہمان آ رہا ہے کیا؟" حرم کے کندھے کے پیچھے سے اچک کر دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا کیک کا امیزہ بناتی حرم نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا اور دوبارہ کام میں مگن ہو گئی۔

"کچھ لوگ آ رہے ہیں حرم کو دیکھنے کے لئے۔" جواب اماں کی جانب سے آیا تھا ازمیر کرنٹ کھا کے مڑا تھا۔

"واٹ؟ کون لوگ آ رہے ہیں، اماں آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں اس بارے میں؟"

"ہماری پڑوسن کی نسیمہ آپا ہے ناں ان کی کسی دور کی رشتہ دار کزن کا بھانجا ہے اکیلا رہتا ہے اچھی بھلی نوکری کرتا ہے آگے پیچھے کوئی بھی نہیں ہے نہ والدین نہ بہن بھائی، نسیمہ آپا بہت تعریفیں کر رہی تھی شام کو آ رہے ہیں تم بھی مل لینا اگر رشتہ پسند آیا تو آج ہی انگوٹھی پہنا جائیں گی۔" اماں نے بنا مڑے سکون سے جواب دیا تھا ازمیر کا تو گویا سکون ہی لٹ گیا تھا۔

"اماں ایسے کیسے انگوٹھی پہنا جائیں گے ہم لڑکے کو جانتے نہیں آج آئیں گے ٹھیک ہے مگر بات کیسے پکی کر دیں کچھ اس کے بارے میں چھان پھٹک کریں گے اس کے بعد جواب دیں گے آپ کو جلدی کس بات کی ہے اماں؟" وہ چڑ کر بولا تھا اماں نے مڑ کر سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے جلدی ہے میرو، تمہارے لئے بھی تھی مگر تمہیں کون سا ماں کی خواہش عزیز ہے تم وہی کرو جو تمہارا دل چاہتا ہے، اس انگریزنی کے ساتھ باہر گلچھرے اڑاؤ یا اسے گھر بلا کر بیٹھاؤ تمہاری مرضی میں تمہیں نہیں روک رہی میں اپنی بیٹی کی بات کر رہی ہوں اب کم از کم بیچ میں ٹانگ تو مت اڑاؤ۔" اماں کا چہرہ سپاٹ مگر لہجہ التجائیہ تھا میرو نے بے بسی سے حرم کو دیکھا۔

"آپ ہی کچھ بول دیں آخر آپ کی زندگی

URDU TUBE

Digitized by Google

کہ اتنے بڑے فیصلے کی بات ہو رہی ہے۔"
"میں اماں کے ہر فیصلے پر خوش ہوں۔"
حرم نے کیک کا آمیزہ سانچے میں ڈال کر اوون میں رکھا اور گویا بات ہی ختم کر دی، اماں نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھا اور رخ موڑ لیا اور اس بھیگی آوارہ اداسی بھری شام میں اماں نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا حرم کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں نسیمہ آپا کے بھانجے (زین) کے نام کی انگوٹھی سج گئی اور میرو اس کے بے تاثر چہرے پہ جذبات کی رمق ہی ڈھونڈتا رہ گیا۔

☆☆☆

اس دن وہ دونوں آخری پیپر دے کر لوٹے تو اماں کو گم صم سا لاؤنج میں بیٹھا پایا ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اماں ہمیشہ یونیورسٹی واپسی پہ دونوں کا انتظار کرتی پائی جاتی تو آج ایسا کیا ہوا تھا اماں نے ان کے آنے کا نوٹس تک نہ لیا تھا سلام کرتے ہوئے دونوں اماں کے دائیں بائیں جا بیٹھے تھے۔
"کیا ہوا؟" حرم نے اماں کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا جواب ندارد۔
"اماں!" اب کے میرو نے گھٹنا ہلایا اماں نے خالی نگاہوں سے اسے دیکھا۔
"کیا ہوا ہے سب خیریت ہے ناں۔" وہ پریشان ہو اٹھا تھا۔
"تمہارے کسی دوست کا فون آیا تھا" (ذرا رکی) دونوں نے پریشانی سے اماں کا چہرہ دیکھا، (ایسی کیا بات تھی جو وہ اتنی غمزدہ تھی)۔
"کہہ رہا تھا تمہاری باہر جانے کی ٹکٹ کنفرم ہو گئی ہے۔" اماں کی آواز رندھی تھی حرم نے حیران ہو کر اسے دیکھا جبکہ ازمیر نے خوشی سے بے قابو ہوتے اماں کا ہاتھ تھام لیا۔
"سچ اماں؟" اماں نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا۔
"ایسی کون سی مجبوری تجھے آ گئی تھی میرو جو تو باہر جانے کا سوچنے لگا بلکہ ہمیں بتائے بغیر ساری تیاری بھی کر لی کیا تجھے کھانے کو نہیں ملتا تھا یا تجھے جیب خرچ میں کم دیتی تھی، تو نے ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں سوچا میرو کہ پیچھے ہم ماں بیٹی اکیلی کیسے رہیں گی۔" اماں کے آنسو ازمیر کے ہاتھوں پہ گرنے لگے تو وہ تڑپ کے سیدھا ہوا۔
"ایسی بات بالکل بھی نہیں تھی اماں میں آپ کو سرپرائز دینا چاہ رہا تھا میرے کاغذات مسئلہ کر رہے تھے، تو میں نے سوچا جب تک پیپر بن کے آئے گئے تب تک ایگزیم بھی ختم ہو جائیں گے اور جہاں تک بات ہے جیب خرچ کی اماں تو میں اپنے لئے نہیں آپ کے لئے حرم کے لئے اور......" (ذرا سا جھجک کے رکا)۔
"بیا کے لئے جا رہا ہوں بیا کے پاپا چاہتے ہیں کہ ان کا داماد جو بھی بنے وہ ان کی ٹکر کا ہو یعنی پیسے والا وہ چاہتے تھے کہ میں ان کے بزنس میں ان کے ساتھ ہاتھ بٹاؤں ان کے ساتھ رہوں مگر اماں میں بے غیرت شوہر نہیں بن سکتا جو اپنی بیوی کے پیسے پہ راج کرے اس لئے میں نے انہیں انکار کر دیا اور باہر جانے کی تیاری شروع کر دی اور پھر اماں دو سال کی تو بات ہے کماؤں گا واپس آ کے بزنس کروں گا اور یہ جو ہمارا دو کمرے کا فلیٹ ہے ناں اسے بیچ کر ایک بڑا سا گھر بناؤں گا اور...... بس......" وہ اپنے ہی دھیان میں بولے چلے جا رہا تھا جب اماں نے درشتی سے اسے ٹوک دیا تا وہ ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگا۔
"تمہیں باہر جانا ہے ناں تم جاؤ تمہیں پیسہ کمانا ہے یا بیا سے شادی کرنی ہے کرو مگر...... میرو میری ایک بات تم آج سن لو اب گھر کے

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT

Digitized by Google

بارے میں ایک بات بھی مت کرنا یہ گھر تمہارے باپ اور میں نے کتنے وقتوں سے پائی پائی جوڑ کر بنایا تھا تم نہیں جانتے تمہارے لئے یہ دو کمروں کا گھر ہے مگر میرے لئے میری جنت ہے آئندہ میں تمہارے منہ سے اس گھر کو بیچنے یا اسے کرایے پر دینے کو نہ سنوں ہاں، جس دن میں مر گئی ناں اس دن جو مرضی کرنا اس گھر کا کیونکہ تمہارا باپ یہ گھر تم دونوں کے نام ہی تو کر گیا ہے ناں مگر خدا کے واسطے جب تک میں زندہ ہوں تب تک اسے بیچنے کا تو مت سوچو ناں۔"

آخر میں اماں نے باقاعدہ اس کے آگے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے (میرو اور حرم نے تڑپ کے اماں کے ہاتھ تھامے تھے) اور پھر اسی رات اماں کی شوگر اتنی لو ہو گئی تھی کہ ہسپتال لے جاتے اماں رستے میں ہی دم توڑ گئی تھی، (پتا نہیں انہیں میرو کا باہر جانا یا گھر بیچنے کا ارادہ مار گیا تھا)۔

☆☆☆

آج اماں کے قل تھے تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا لوگ آ جا رہے تھے ازمیر باہر لاؤنج میں مردوں کے ساتھ جبکہ حرم اندر کمرے میں عورتوں کے ساتھ موجود تھی پچھلے دو دنوں سے اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ ازمیر بیچارا باہر کے معمولات کے ساتھ ساتھ اسے بھی سنبھال رہا تھا نہ وہ کچھ کھاتی تھی نہ کوئی بات کرتی تھی بس روئے چلی جا رہی تھی اسے لگتا تھا اس کا غم بہت بڑا تھا وہ یہ بالکل بھی نہیں سوچ رہی تھی کہ ماں تو ازمیر کی بھی مری تھی جو بظاہر سب سنبھالے ہوئے تھا مگر جب جب وہ اس کے ساتھ لگ کے روتی تھی تو وہ بھی خود کو کنٹرول نہ رکھ پاتا (آخر اسے بھی تو رونا تھا نہ سب کے سامنے بیشک کنٹرول کر لیتا آنسو ضبط کرتا دنیا کی نظر میں وہ مرد تھا مگر کیا مرد کے سینے میں دل نہیں ہوتا حرم جب دھاڑیں مار مار کر روتی تو وہ اسے خود میں بھینچے خود پر سے بھی ضبط کے پہرے ہٹا لیتا)

آہستہ آہستہ مہمان رخصت ہوتے چلے گئے آخر میں نسیمہ آپا "زین" اور آپا کے خاندان کی چند بڑی خواتین ٹھہر گئی تھیں ازمیر حرم کو کمرے سے نکال کر باہر لاؤنج میں لے آیا۔

"میرو بیٹے تم سے ایک بات کرنے کو ہم لوگ رکے تھے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو۔" تعزیت وغیرہ کرنے کے بعد نسیمہ آپا نے تمہید باندھی تھی حرم نے چونک کر سر اٹھایا تھا اور زین کو خود کو گہری نظروں سے دیکھتے پا کر دوبارہ نظریں جھکا لی تھی۔

"جی آنٹی ضرور آپ کہیں ناں۔" کھٹکا تو ازمیر کو بھی تھا مگر بظاہر مسکرایا تھا۔

"بیٹا تم ناراض مت ہونا لوگوں کا تو کام ہوتا ہے باتیں کرنا، جتنی منہ اتنی باتیں، مگر اب کیا کریں ہمارا ابھی تم لوگوں سے رشتہ داری کا ایک رشتہ بن چکا ہے اسے قائم تو رکھنا ہی ہے ناں اب تو میں چاہ رہی تھی کہ ہم لوگ سادگی سے ہی سہی مگر زین اور حرم کا نکاح کر ہی دیں رخصتی بھی سادگی سے ہو جائے گی زلیخا بیگم کی وجہ سے دھوم دھڑکا تو کر نہیں سکتے تو......" بات ادھوری چھوڑ کر ان دونوں کو دیکھا جو حیرت سے منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"مگر آنٹی اماں کو گزرے ابھی دو دن نہیں ہوئے۔" آخر ازمیر نے ہی پہل کی تھی۔

"تمہاری بات سمجھ رہی ہوں بیٹا اللہ زلیخا کو جنت میں جگہ دے اب اس کے ہوتے ہوئے کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا مگر تم جانتے ہو ناں اب لوگوں کی زبانیں تو ہم پکڑ نہیں سکتے ناں، لوگ بھی ویسے ٹھیک کہتے ہیں۔"

URDU TUBE
A HOUSE OF ENTERTAINMENT
Digitized by Google

"تم لوگ سگے بہن بھائی تو ہو نہیں زلیخا بیگم بیشک کہتی تھی یا تم دونوں یوں سمجھتے ہو تو آنکھوں دیکھی بات اب جھوٹی تو ہو نہیں سکتی جوان ہو خوبصورت ہو دونوں اور یہ بھی سچ ہے کہ اکیلے مرد اور عورت کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے تو بیٹا شکوہ نہ کرنا ناراض بھی مت ہونا تمہارے بھلے کو کہہ رہی ہوں کل شام کو چار لوگ لے آؤں گی سادگی سے دونوں کا نکاح کر کے رخصت کروا کے لے جاؤں گی۔" نسیمہ آپا نے گویا فیصلہ سنایا تھا۔

"مگر آنٹی۔" حرم نے کچھ کہنا چاہا جب ازمیر نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا (وہاں بیٹھی خواتین نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا)۔

"ٹھیک ہے آنٹی ہم سوچ کے آپ کو کل جواب دیں گے۔" ازمیر نے گویا بات ختم کر دی تھی۔

☆☆☆

اگلے ہی دن صبح صبح بیا چلی آئی تھی آتے ساتھ ہی وہ ازمیر کے ساتھ لگ گئی (حرم نے خاموشی سے اس منظر کو دیکھا تھا، اماں کے ہوتے ہوئے وہ جب بھی گھر آئی تھی ازمیر کے یوں انتہائی قریب کبھی نہیں گئی تھی)۔

"مجھے تمہاری مدر کا سن کے بہت افسوس ہوا، ازمیر مگر میری مجبوری تھی آ نہیں سکی فیملی ٹور تھا ہمارا لندن میں تھی اس لیے کل رات تھکی ماندی گھر پہنچی ہوں باقی فیملی ابھی وہی ہے ممی اور پاپا ہی آئے ہیں، بابا کو ایک دو ضروری کام تھے ورنہ وہ ضرور آتے۔" وہ اب اس سے چپکی بیٹھی تھی، ازمیر نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو نکالا تھا تبھی نسیمہ آپا دوبارہ چلی آئی تھی مشکوک نظروں سے انہوں نے بیا اور ازمیر کو ساتھ ساتھ بیٹھے دیکھا تھا۔

"منگیتر ہے ازمیر کی۔" حرم نے سٹپٹا کر وضاحت کی تھی جب کہ ازمیر تیزی سے بیا کے قریب سے اٹھ گیا تھا (بیا نے ناگواری سے نسیمہ آپا کو دیکھا جنہوں نے رنگ میں بھنگ ڈالا تھا)۔

"اچھا بھئی کب منگنی ہوئی میرو کی زلیخا نے تو کبھی ذکر تک نہیں کیا بھئی؟ حالانکہ اب تو ہم اس کے ساتھ رشتہ داری بنا رہے تھے۔" ناک سے عینک اٹھا کر آنکھوں پہ جمائی بیا کو غور سے دیکھا اور پھر سوال جڑ دیا۔

"وہ...... بس جلدی جلدی سب ہو گیا بس زبانی کلامی بات چیت ہوئی تھی میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔" حرم نے گڑبڑا کر جھوٹ گڑا ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی جب نسیمہ آپا نے اسے روک دیا۔

"رہنے دو بیٹھو تم دونوں بات کرنی ہے ضروری۔" ہاتھ پکڑ کر دونوں کو قریب بٹھا لیا۔

"زین نے بھیجا ہے مجھے۔" تمہید باندھی (حرم اور ازمیر نے ایک دوسرے کو دیکھا)۔

"بس بیٹا کیا کروں رشتہ داری تو بن ہی رہی ہے ہماری تو ہم سوچ رہے تھے کہ اب جو زین کا ہے وہ سب تو حرم کا ہوا ناں ہے ناں؟" تائیدی نظروں سے دونوں کو دیکھا، دونوں نے الجھی الجھی نظروں سے انہیں دیکھا۔

"اب جب زین کا سب کچھ حرم کا ہوا تو حرم کا بھی تو......" بات ادھوری چھوڑ دی۔

"میں سمجھی نہیں۔" حرم نے ناگواری سے انہیں دیکھا بات کچھ کچھ سمجھ آ رہی تھی۔

"صاف بات ہے بھئی زلیخا بیگم نے ایک بار ذکر کیا تھا یہ گھر حرم کے نام ہے اور جو دکانیں ہیں چار وہ ازمیر کے نام ہے تو بیٹا تم لڑکے ہو کل

URDU TUBE

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

http://kitabdostpk.blogspot.be

اور readingpoint

http://readingpointpk.blogspot.be

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول،ناولٹ،افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے زریعے رابطہ کریں

کوتم کماؤ گے بلکہ میں نے سنا تھا باہر جارہے ہو تم تو اچھے خاصے امیر ہو جاؤ گے تم تو اپنا گھر آرام سے بنا سکتے ہو تم یہ گھر اور دو دکانیں حرم کو دے دو کیا ہے کہ بہن ہے تمہاری اپنے گھر میں عیش کرے گی زین شہزادیوں کی طرح رکھے گا اسے اور کون بھائی نہیں چاہے گا کہ اس کی بہن اپنے گھر میں خوش نہ رہے بلکہ میں تو کہہ رہی تھی کہ......"

"بس...... بہت ہو گیا، نہیں کرنی مجھے آپ کے لالچی بھانجے سے شادی" نسیمہ آپا بڑے مزے سے بول رہی تھی جب حرم تپ کر اٹھی اور انہیں درمیان میں ہی ٹوک گئی تھی، بیا نے بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر یہ منظر دیکھا اس کی دلچسپی اچانک سے بڑھ گئی، خواہ مخواہ ہی وہ گھر جانے کا سوچ رہی تھی۔

"ہاہ...... ہائے تمہارے بھلے کو ہی کہہ رہی تھی لڑکی۔" نسیمہ آپا نے تھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر حیرت سے اسے دیکھا۔

"جتنی سیدھی لگ رہی تھی اتنی ہے نہیں۔"

"میں کہہ رہی ہوں ناں مجھے...... حرم......" ازمیر تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا، ہاتھ دبا کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے آنٹی آپ زین سے کہنا میں حرم کے نام دو دکانیں نہیں پوری چار لگاؤں گا مگر یہ گھر میری ماں کا ہے اسے میں بیچنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔" ازمیر نے آرام سے بات کرنی چاہی۔

"مگر میرو۔" حرم نے ٹوکا تو ازمیر نے غصے سے اسے دیکھا۔

"میں بات کر رہا ہوں ناں۔" دوبارہ سوالیہ نظریں نسیمہ آپا پہ گاڑیں جن کی آنکھوں کی چمک چار دو کانوں کا سن کے ہی لشکارے مارنے لگی گئی تھی۔

"وہ دراصل بیٹا زین چاہ رہا تھا کہ تم تو باہر چلے جاؤ گے یہ گھر تو خالی ہو گا ناں تو اس لئے وہ حرم کے ساتھ اسی گھر میں رہے یہ گھر ویسے بھی تو حرم کے نام ہی ہے ناں۔" وہ مسرت بھرے لہجے میں بولی تھی، چار دو کانیں دے رہا ہے کیا پتا گھر کا بھی مان ہی جائے۔

"سوری آنٹی میں یہ شادی......" حرم نے کہنا چاہا جب ازمیر تیزی سے بولا۔

"ٹھیک ہے آپ ہمیں تھوڑا سا ٹائم دیں۔" حرم نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"کل تک کا ٹائم ہے تم لوگوں کے پاس کل مختصر سی بارات لے کے آؤں گی اگر جواب ہاں میں ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ ہماری طرف سے یہ رشتہ ختم سمجھو۔" نسیمہ آپا اپنی کہہ کر چلتی بنی جب کہ وہ پتھر کا بت بنی رہ گئی۔

"انٹرسٹنگ۔" بیا نے مسکرا کر طنز کیا ازمیر نے اونہوں کہہ کر اسے گھورا اور پھر معذرت خواہانہ انداز میں حرم کو دیکھا۔

"وہ صحیح کہہ رہی تھیں حرم میں لڑکا ہوں کام کر کے کچھ بھی بنا سکتا ہوں مسئلہ آپ کا ہے میں چاہتا ہوں آپ خوش رہیں بس۔" دھیرے سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا حرم نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"تم بس انکار کر دو مجھے نہیں کرنی اس لالچی لڑکے سے شادی سنا تم نے۔" وہ تقریباً چیخ اٹھی تھی۔

"حرم آپ سمجھنے کی کوشش کریں اس وقت ہم مجبور ہیں ہم لوگوں کی زبانیں کیسے بند کریں پھر؟" وہ پریشان ہو اٹھا تھا۔

"مجبور صرف میں ہوں تم نہیں ہو میرو، میں ہی کیوں کروں شادی؟ تم بھی کر سکتے ہو ناں تم

URDU TUBE
www.urdutubes.com

شادی کرو بیا کو یہاں رکھو، لوگوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی خود بخود۔'' حرم نے اسے نئی راہ سجائی تھی۔

''میں کیسے؟'' ازمیر تذبذب سے بولا۔

''کیا مطلب۔'' بیا بھی بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''مطلب صاف ہے بیا لوگوں کو ہم دونوں کے اکٹھا رہنے پہ اعتراض ہے، میری شادی ہو نہیں سکتی وجہ تم دیکھ چکی ہو اور میرو کی شادی تم سے ہونی ہے کل کیوں آج کیوں نہیں…؟'' حرم نے ہاتھ تھام کر اسے سمجھانا چاہا۔

''مگر حرم تم جانتی ہو پاپا نہیں مانیں گے اور پھر میں بھی اس سب کے لیے تیار نہیں اور پھر اتنی سادگی سے بالکل بھی نہیں میں نے تو اتنے پلانز کیے ہوئے ہیں میں یہ سب ابھی نہیں کر سکتی پلیز۔'' بیا نے نزاکت سے بالوں کو جھٹکا دیا حرم نے ایک نظر خود پر ضبط کرتے ازمیر کو دیکھا اور بیا کے قریب چلی آئی۔

''تم میرو سے پیار کرتی ہو ناں؟'' انداز ایسا تھا کہ بیا تو بیا ازمیر بھی چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''مطلب کیا ہے تمہارا؟'' بیا نے ناگواری سے حرم کو گھورا۔

''مطلب صاف ہے میرا اگر تم میرو سے محبت کرتی ہو تو اس مشکل وقت میں اس کا ساتھ دو گی۔'' حرم نے سکون سے اسے دیکھا۔

''میں میرو سے بہت محبت کرتی ہوں یہ بات وہ بھی جانتا ہے بہت اچھے طریقے سے۔'' وہ چبا چبا کر گویا ہوئی۔

''حرم ٹھیک کہہ رہی ہے بیا فی الحال سادگی سے ہی سہی ہمیں نکاح کر لینا چاہیے بعد میں ولیمہ دھوم دھام سے کر لیں گے۔'' ازمیر آہستگی سے اٹھ کر قریب چلا آیا بیا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

''آر یو میڈ میرو؟'' لہجہ بے یقین تھا۔

''ہاں یا ناں مجھے جواب دو بیا۔'' ازمیر سنجیدہ ہوا۔

''میرو تم......'' بیا نے کچھ کہنا چاہا۔

''بیا میں نے کہا ہاں یا ناں؟'' لہجہ مزید گمبھیر ہوا، بیا نے تھک کے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔

''اوکے میں جا کے آج پاپا سے بات کرتی ہوں۔'' انداز ٹالنے والا تھا۔

''بات نہیں کرو گی تم مناؤ گی انہیں بیا۔'' ازمیر جلدی سے بولا تھا۔

''اوکے ٹھیک ہے بٹ اب اتنے روڈ تو مت ہو۔'' بیا کا انداز دلبرانہ تھا، ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دیا تھا۔

☆☆☆

نسیمہ آپا کو انکار کر دیا گیا انہوں نے تو وہ شور مچایا کہ الامان اگلے ہی دن وہ محلے کے بزرگوار کو لیے چلی آئی مسئلہ وہی لڑکا لڑکی اکیلے ایک گھر میں نہیں رہ سکتے (آخر انکار کا کوئی بدلہ تو اتارنا تھا ناں) ازمیر نے آرام سے سمجھایا کہ وہ کل ہی نکاح کر کے اپنی بیوی کو لے کر اس گھر میں آ جائے گا اگر کسی کو پھر بھی اعتراض ہے تو جب تک نکاح نہیں ہو جاتا تب تک نسیمہ آپا ان کے ساتھ رہ سکتی ہے اور نسیمہ آپا یوں اچھلی تھی گویا کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔

''نا میاں میں اتنی فارغ بیٹھی ہوں جو تم لوگوں کی نگرانی پہ بیٹھی رہوں میرے اپنے بھی سو کام ہیں میاں تمہاری مہربانی۔''

''تو پھر مسئلہ کیا ہے ہم کل تک کا ٹائم مانگ تو رہے ہیں۔'' پیشانی پہ بلوں کا اضافہ ہونے لگا،

URDU TUBE
HOME OF ENTERTAINMENT
www.urdutubes.com

مگر اصل جھٹکا اسے تب لگا جب اگلے دن بیا کو کال کی۔

''ایم سوری میرو میں نے پاپا کو بہت منایا مگر وہ مانے ہی نہیں وہ چاہتے ہیں ان کی اکلوتی بیٹی کی شادی دھوم دھام سے ہو مجھے بتاؤ میں اب کیا کروں؟'' وہ واقعی پریشان تھی یا پوز کر رہی تھی، وہ سمجھ نہ سکا۔

''تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو بیا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''تم مجھ سے یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو میرو۔'' دوسری طرف وہ چونکی تھی۔

''تم بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتی ہو؟'' وہ سنجیدہ ہوا تھا۔

''جان دے سکتی ہوں۔'' وہ ادا سے بولی۔

''جان دے سکتی ہو پاپا کو نہیں منا سکتی؟'' لہجہ طنزیہ تھا، وہ بھڑک اٹھی۔

''تم مجھے آزما رہے ہو میرو؟''

''نہیں سچ اگلوا رہا ہوں، تم میرے لئے اپنے پاپا کو چھوڑ سکتی ہو۔'' نجانے کیسے ایسا کچھ اس کے منہ سے نکلا تھا دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔

''بیا؟'' ازمیر نے پکارا۔

''ایم سوری ازمیر پاپا مجھے لے کر واپس لندن آ گئے ہیں ہم لندن میں ہے میں نے تمہیں اس لئے نہیں بتایا کہ تمہیں برا لگے گا۔'' وہ اداس بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی، وہ حقیقتاً شاک ہوا۔

''تم واپس بھی تو آ سکتی ہو بیا تمہارے لئے کون سا مشکل ہے۔''

''ایم سوری ازمیر میں پاپا کو دکھ نہیں دے سکتی یہ بھی سچ ہے میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔'' کہا اور ٹھک سے فون بند کر دیا وہ شاک زدہ رہ گیا تھا۔

☆☆☆

اور اسی شام محلے کے چند بزرگوں کی موجودگی میں وہ حرم کا ہاتھ تھام کر لاؤنج میں لے آیا وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

''ہم دونوں ایک گھر میں اکیلے نہیں رہ سکتے بے شک، ہم دونوں کو ایک ہی ماں باپ نے پالا ہو لوگوں کی نظروں میں ہم بہن بھائی نہیں ہم کزن ہیں ہم ایک دوسرے کے لئے نامحرم ہیں اس لئے میں حرم کو اپنے لئے محرم بنانے کے لئے ان کے ساتھ ابھی اور اسی وقت آپ سب کی موجودگی میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔'' وہ سنجیدہ تھا۔

''میرو؟'' وہ دنگ رہ گئی۔

''تم پاگل ہو؟''

''میں ابھی تو ہوش میں آیا ہوں۔'' وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا یہی بے چینی تو حرم کو تھی کہ وہ اسے دیکھ کیوں نہیں رہا۔

''بیا کو کیا جواب دو گے؟'' وہ اس کے رویئے سے پریشان ہوئی۔

''میں جانتا ہوں میں آپ کے قابل تہیں جس دن مجھے آپ کے قابل انسان مل گیا میں آپ کو اسی دن چھوڑ دوں گا میں وعدہ کرتا ہوں۔'' وہ آہستگی سے بولا آواز اتنی آہستہ تھی کہ حرم کو بمشکل سنائی دی۔

''مگر میرو، بیا۔'' حرم کی آواز شور میں ہی دب گئی تھی، نکاح شروع ہو چکا تھا وہ پتھر بنی میرو کو دیکھتی رہی جو نکاح کی رسومات پوری کر رہا تھا اگلے چند لمحوں بعد مولوی صاحب اس سے شاید کچھ پوچھ رہا تھا۔

''کیا؟'' دماغ سن ہو رہا تھا کچھ سمجھ نہ آئی تبھی میرو نے ہولے سے اس کا ہاتھ دبایا تھا۔

''حرم بولو ناں قبول ہے...... حرم؟'' میرو کچھ کہہ رہا تھا، حرم نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے

URDU TUBE
ENTERTAINMENT

دیکھا۔

''میرو بیا کیا کہے گی؟''

''حرم پلیز۔'' میرو کے لہجے میں التجا سی تھی مولوی اب پھر کچھ کہہ رہا تھا حرم کی ''قبول ہے'' کی آواز پر ازمیر نے ضبط سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

☆☆☆

ساری رات اپنے اپنے روم میں اپنے اپنے بستروں پر دونوں بس کروٹیں ہی بدلتے رہے تھے سو کوئی بھی نہ سکا تھا اگلی صبح فجر پڑھ کر وہ قرآن پاک اٹھائے لاؤنج میں چلی آئی تھی میرو کا کمرہ ہنوز بند تھا، قرآن پڑھتے ابھی اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب کمرہ کھلا اور وہ باہر چلا آیا تھا وہ چپ چاپ بیٹھی قرآن پڑھتی رہی تھی ازمیر دھیرے سے چلتا اس کے قریب آ بیٹھا تھا، کتنی ہی دیر وہ اسے قرآن پڑھتے سنتا رہا یہاں تک کہ غنودگی میں چلا گیا حرم نے دھیرے سے قرآن کو چوم کر جزدان میں رکھا اور اسے دیکھا جو ٹک سک سے تیار شاید کہیں جانے کے لئے تیار تھا مگر اب صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے نیم غنودگی میں تھا وہ آہستگی سے اٹھنے ہی لگی تھی جب وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔

''لگتا ہے رات کو سوئے نہیں۔'' حرم نے دھیرے سے مخاطب کیا، آخر کچھ تو بات کرنی ہی تھی کل سے وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں بند تھے۔

''آ..... نہیں بس یونہی۔'' وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوا۔

''کہیں جانا ہے؟'' اشارہ اس کی تیاری کی طرف تھا۔

''سوچ رہا ہوں کوئی جاب کر لوں دوست نے ایک دو جگہ کا پتا دیا ہے آپ دعا کرنا۔'' سر جھکائے وہ کہہ رہا تھا۔

''تم نے باہر بھی تو اپلائی کیا تھا ناں اس کا کیا؟'' وہ نجانے کیوں بات کو بڑھا رہی تھی، شاید اس کی اداسی کی وجہ جاننا چاہ رہی تھی۔

''باہر نہیں جاؤں گا جو بھی کروں گا یہاں پاکستان میں رہ کر کروں گا اماں کو تو کھو دیا ہے اب آپ کو نہیں کھو سکتا۔'' وہ کتنی بڑی بات کہہ رہا تھا نجانے کس دھیانے میں کہہ رہا تھا حرم کا بے اختیار دل دھڑکا۔

''میں ناشتا بنا دیتی ہوں۔'' وہ جلدی سے اٹھی جب ازمیر نے روک دیا۔

''نہیں مجھے بھوک نہیں ہے میں چلتا ہوں۔'' کہہ کر وہ اٹھا جب حرم نے اسے پکارا وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

''وہ..... میں کہہ رہی تھی..... کہ..... اگر بیا آگئی تو؟''

''اسے پتا ہے ہمارا..... نکاح.....؟'' انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔

''اب وہ کبھی بھی نہیں آئے گی وہ لندن واپس جا چکی ہے مجھے امید ہے ہم دوبارہ اس ٹاپک پہ کبھی بات نہیں کریں گے۔'' سنجیدگی سے کہتا وہ فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جب کہ وہ سن سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

☆☆☆

زندگی اپنی ڈگر پر رواں دواں تھی وہ بے حد محتاط ہو گئی تھی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ کر ہی اس کے احساسات جم گئے تھے، بچپن سے جو پسندیدگی دل میں تھی وہ اپنی جگہ مگر ازمیر کی زندگی میں بیا کے آنے کے بعد وہ مزید محتاط ہو گئی تھی، وہ جانتی تھی وہ بیا کو پسند کرتا ہے ہمیشہ اس نے اپنے دل کو ڈپٹ کے ازمیر کی ہاں میں

URDU TUBE A WORLD OF ENTERTAINMENT www.urdutube...
Digitized by Google

ں ملائی تھی، محبت تو قربانی کا نام ہے ناں اس نے چپ چاپ اپنی محبت قربان کر دی تھی بیا کا پنے گھر میں آنا جانا اماں سے متعارف کروانا دوست کہہ کر) پھر آہستہ آہستہ اماں کا ذہن بنانا کہ میرو کی دلہن بیا ہی بنے گی، یہ سب کرنا بہت شکل تھا مگر حرم نے اپنی محبت کو خوش دیکھنے کے لئے وہ سب کیا تھا اور اب اچانک سے یہ نکاح، بجائے خوش ہونے کے وہ پریشان ہو گئی تھی، کیونکہ میرو پریشان تھا، وہ جانتی تھی کی وہ جلد یا بدیر سے چھوڑ دے گا کیونکہ مجبوری کے تحت اس نے حرم سے نکاح کیا تھا حرم نے بھی سوچ لیا تھا وہ بیا کو منا کر جلد ہی میرو سے شادی کروا دے گی وہ سے دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اور پھر ویسا ہی ہوا تھا ان کے بیچ جو تعلق تھا سے ان دونوں نے کبھی زنجیر نہیں بننے دیا تھا از میر کے دوست کے توسط سے اسے اس کے انکل کے آفس جاب مل گئی تھی، پیکج بھی اچھا تھا صبح وہ جلدی نکلتا اور شام کو تھکا ماندہ گھر آتا مگر بجائے آرام کرنے کے وہ حرم کو ساتھ لئے بائیک پہ نکل جاتا کبھی آوارہ گردی کرتے یا آئسکریم کھاتے اور کبھی کبھی ڈنر بھی باہر سے ہی کر آتے اور کبھی کبھی وہ اس کے آفس سے آتے ہی اس کے سر پر جا چڑھتی۔

"خود تو سارا سارا دن آفس ہوتے ہو میں اکیلی گھر میں بدروح کی طرح پھرتی رہتی ہوں، بس مجھے نہیں پتا مجھے بھی کہیں پہ جاب لگوا دو میرو۔"

"ارے اتنی اچھی تو تمہاری جاب ہے ماشاء اللہ سے ہاؤس وائف ہو تم۔" وہ پاؤں پسارے صوفے پہ نیم دراز ہوتا، تو وہ بھڑک اٹھتی۔

"شٹ اپ میرو۔"

"تو کیا آپ بیوی نہیں ہے میری۔" کبھی کبھی وہ موڈ میں ہوتا تو جوابی کاروائی کرتا تو حرم کا دل دھڑ دھڑ دھڑکتا، کتنا خوش کن جملہ تھا ناں۔

"ہاں وہ تو ہوں مگر چند دنوں کے لئے۔" وہ بڑبڑائی تو وہ۔

"ہاں یہ بھی تو ایک سچ ہے۔" کہتا ہوا کشن منہ پہ رکھ کر کروٹ بدل لیتا اور وہ مایوسی سے پلٹ جاتی (یہ بھی تو کہہ سکتا تھا ناں ہاں ہمیشہ کے لئے میری بیوی رہو گی)۔

☆☆☆

اس دن وہ بیٹھی بور ہو رہی تھی جب اسے از میر کا میسج آیا تھا کہ شام کی چائے پہ وہ کوئی دو تین اچھی اچھی چیزیں بنا لیں واپسی پہ اس کے ساتھ اس کے آفس کولیگ ہوں گے اگر کوئی چیز ضرورت ہو تو وہ اسے میسج کر دے وہ واپسی پہ ساتھ لیتا آئے گا، حرم نے اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں سب اوکے ہیں کا جوابی میسج ریپلائے کر دیا تھا اور شام جب وہ پانچ کولیگ (لڑکوں) کے ساتھ گھر داخل ہوا تو گھر مزیدار خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔

"السلام علیکم!" مہمانوں کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر خود کچن میں چل آیا تھا۔

"لگتا ہے بہت کچھ بنا لیا آپ نے؟ یقین کریں گھر قدم رکھتے ہی میری بھوک چمک اٹھی ہے۔" چکن نگٹس، کباب، قیمہ کے رولز، اسٹرابری کیک، نمکو، کوکیز اور نجانے کیا کیا وہ ٹرالی میں پلیٹیں سجا رہی تھی جب وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب چلا آیا تھا، حرم نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا، تھکا ہارا بھی وہ کتنا نکھرا نکھرا لگ رہا تھا۔

"تم چینج کر لو بس میں نے چائے دم پر رکھی ہے، بس پانچ منٹ اور پھر آ کر سب لے جانا۔"

URDU TUBE
www.urdutubes.com

Digitized by Google

وہ کہتی ہوئی دوبارہ ٹرالی میں برتن سیٹ کرنے لگی۔

''آپ تھک گئی ہوں گی ناں اتنا سب کچھ بناتے ہوئے۔'' وہ فکرمند تھا۔

''تم جانتے ہو مجھے معروف رہنا اچھا لگتا ہے، ہاں فارغ رہوں تو تھک جاتی ہوں۔'' چائے کپوں میں انڈیلتے وہ بولی تو ازمیر ہنس دیا تھا۔

''آپ بھی آجائیں ناں ساتھ میں اچھا لگے گا۔'' ٹرالی گھسیٹ کے لے جاتے ہوئے وہ اسے ساتھ چلنے کی تلقین کررہا تھا۔

''میں؟ مگر میرا حلیہ؟'' وہ گھبرائی مگر ازمیر اس کا ہاتھ تھامے چہکا۔

''اس حلیے میں بھی چمکاریں مار رہی ہے۔''

''شٹ اپ میرو۔'' وہ جھینپی تو وہ مسکرا دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کے فرینڈز سے گھلی ملی بیٹھی تھی۔

ولید، معظم، میکال، شجاع یہ چاروں بالکل ازمیر کی طبیعت کی طرح کے تھے شوخ و چنچل، بات بات پہ قہقہے مگر وہ پانچواں لڑکا شہریار وہ شاید عجیب نیچر کا تھا یا اسے لگا تھا اس کا رکا فوکس حرم پہ تھا اور اس کی نظریں...... اف...... اور یہی بات شاید حرم سے زیادہ میرو نے پک کرلی تھی اسے نجانے کیوں برا لگا تھا اور بہت برا لگا تھا اگلے ہی لمحے اس کی انگلیاں خاموشی سے میسج ٹائپ کررہی تھیں، دوسری طرف حرم کا موبائل بجا تھا، میسج پڑھتے ہی وہ ایکسیکوز کرتی باہر نکل گئی تھی اور پھر مہمانوں کے جانے تک کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

☆☆☆

اگلے دن وہ ظہر پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی ہی تھی جب وہ چلا آیا تھا۔

''حیرت؟ آج جلدی آگئے تم؟'' [illegible]
کے کمرے میں ناک کر چلی آئی۔

''ہہہم بس ویسے ہی۔'' وہ جو شوز اتار [illegible]
کے لئے جھکا تھا اسے آتے دیکھ کر سیدھا ہو [illegible]

''کھانا لاؤں تمہارے لئے؟''

''نہیں آپ بس ٹیبلٹ بھجوادیں سر [illegible]
سر میں بہت شدید درد ہے۔'' کنپٹیاں دبا [illegible]
بولا تھا حرم چپ چاپ کچن میں چلی آئی [illegible]
اور پانی کا گلاس لے کر جب وہ دوبارہ کمرے
میں آئی تو وہ ہنوز سر پکڑے بیٹھا تھا۔

''اگر زیادہ درد ہے تو میں دبا دیتی ہوں'' وہ آہستگی سے بولی ٹیبلٹ اور گلاس اس کے [illegible]
میں تھمایا۔

''نہیں تھوڑی دیر ریسٹ کروں گا ٹھیک [illegible]
جاؤں گا۔'' کہتے ہوئے وہ سیدھا لیٹا اور [illegible]
آنکھوں پر دھر لیا وہ چپ چاپ باہر نکل آئی [illegible]
عصر، مغرب اور پھر عشاء بھی یونہی گزر [illegible]
تھی مگر وہ باہر نہ آیا وہ پریشان ہوا اٹھی تھی اور جب
برداشت ختم ہوئی تو وہ اس کے روم میں چلی آئی
کمرہ فل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، کمرے کی [illegible]
آواز سے اس نے ہاتھ مار کے سارے بٹن آن
کردیے تھے کمرا ایک دم روشن ہوا تھا مگر وہ [illegible]
آنکھوں پہ بازو رکھے سویا پڑا تھا۔

''میرو!'' وہ آوازیں دیتی قریب آئی تھی
مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

''میرو۔'' اب کے اس کا کندھا ہلایا مگر
جواب ندارد، وہ پریشانی سے ذرا آگے آئی [illegible]
آنکھوں پر پڑے بازو کو ہٹا کر جونہی گال [illegible]
ایک گرم سا شعلہ چھو گیا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی
''میرو اللہ اللہ اتنا تیز بخار۔'' وہ بوکھلا [illegible]
اٹھی تھی اتنی رات گئے اب وہ کس سے مدد [illegible]
جائے، پہلے دل کیا میرو کے کسی دوست سے [illegible]

URDU TUBE
A HOME OF [illegible]
www.urdutubes.com

Digitized by Google

نے مگر بخار کیسے کم ہوگا، سوچتی ہوئی وہ اٹھی اور
اگ کر ٹھنڈے پانی کا باؤل اٹھا لائی ٹھنڈی
یاں کرنے سے کچھ ہی دیر میں اس کا بخار کم ہوا
وہ ہوش میں آنے لگا تو وہ باؤل میز پر رکھ کر
ہر نکل گئی تھوڑی ہی دیر بعد دوبارہ جب وہ
کرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں سوپ کا پیالہ
تھا۔

"میرو اٹھو اور یہ سوپ پی لو پھر ٹیبلٹ لے
لینا، اگر کہو تو تمہارے کسی دوست کو کال کروں
اکٹر کے پاس چلتے ہیں؟" سوالیہ نظروں سے
سے دیکھا جو سرخ آنکھوں سے چھت کو دیکھ رہا
تھا۔

"میرو۔" جواب نہ ملنے پر حرم نے
دھیرے سے اس کے بازو کو چھوا ازمیر نے خالی
خالی نظروں سے اسے دیکھا اور دوبارہ نظریں
چھت پہ گاڑھ دیں۔

"کچھ کھا لو میرو ورنہ طبیعت زیادہ بگڑ
جائے گی۔" اسے ازمیر کی نظروں سے نجانے
کیوں خوف آیا تھا، وہ اتنا چپ کیوں تھا؟ کچھ
بول کیوں نہیں رہا تھا۔

"میرو..... کیا ہوا ہے؟ ایسے بے ہیو کیوں
کر رہے ہو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" نجانے کیوں
وہ شدت سے رو دی تھی میرو نے اپنی خالی نظریں
حسرت سے حرم کے گالوں پر پھسلتے آنسوؤں پر
جمادی تھیں۔

"تم لڑکیاں کتنی آسانی سے رو لیتی ہو ناں
مگر ہم مردوں کو کیوں نہیں سب کے سامنے رویا
جاتا کیوں ہمیں رونے کے لئے تنہائی چاہیے
ہوتی ہے۔" اس کی آواز میں نمی تھی۔

"میرو!" وہ گویا گنگ رہ گئی وہ ایسی باتیں
کیوں کر رہا تھا وہ اتنا مایوس کیوں تھا۔

"میں خوش نہیں تھا مگر میں آپ کے ساتھ
خوش رہنے کی کوشش کر رہا تھا میں اسے بھولا نہیں
ہوں مگر..... مجھے امید تھی ایک دن میں اسے
پوری طرح بھول جاؤں گا میں نے عہد کیا تھا
جیسے وہ مجھے ٹھکرا گئی ہے بالکل ٹھیک ویسے ہی،
میں اسے ٹھکراؤں گا مگر حرم، وہ واپس آ گئی ہے
میں اسے ٹھکرا کیوں نہیں پا رہا۔" آنسو اس کی
کنپٹیوں سے ہوتے ہوئے تکیہ بھگو رہے تھے مگر
وہ حرم کا ہاتھ تھامے آس بھری نظروں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔

"وہ کیوں واپس آ گئی ہے حرم؟" سوال
ہنوز موجود تھا۔

"کون؟ بیا۔" آواز سرگوشی نما تھی ازمیر
کے سر کو اثبات میں ہلتے دیکھ کر حرم نے سختی سے
آنکھیں میچ لی تھی تو گویا وہ اب اسے چھوڑ دے گا
اور پھر وہ خود بیا سے شادی کرے گا اور اسے کسی
اور۔

"نہیں۔" یہ سوچ ہی کتنی خوفزدہ تھی حرم نے
جھٹکے سے آنکھیں کھولیں جیسے کوئی ڈراؤنا خواب
دیکھا ہو۔

"حرم۔" وہ اسے پکار رہا تھا حرم نے
آنکھیں بے دردی سے رگڑتے ہوئے اسے
دیکھا۔

"پلیز مجھ پہ دم کر کے پھونکیں میں کچھ دیر
کے لئے سکون کی نیند لینا چاہتا ہوں۔" اس کی
آواز میں التجاء تھی حرم چپ چاپ اس کے
سرہانے بیٹھ کر اس کا سر دبانے لگی ازمیر نے خود تو
سکون سے آنکھیں میچ لی تھی مگر وہ ساری رات
بے آواز آنسو بہاتی رہی تھی۔

☆☆☆

اگلی صبح فجر پڑھ کر وہ قرآن پاک لئے
لاؤنج میں آ بیٹھی تھی یہ عادت اماں کی تھی وہ
روزانہ یونہی صبح لاؤنج میں بیٹھ کر قرآن پاک کی

URDU TUBE
www.urdutube.com
Google

تلاوت کرتیں تھیں اب خود بخود یہ کام حرم انجام دینے لگی تھی، ویسے بھی وہ صبح روز قرآن پڑھتی تھی مگر اپنے روم میں اب صرف جگہ چینج ہوگئی تھی، وہ تلاوت کر رہی تھی جب فلیٹ کا دروازہ کھلا اور جاگنگ ٹریک سوٹ میں ملبوس وہ اندر آیا تھا، وہ کب اٹھا تھا؟ نڈھال نڈھال سا شاید بخار پوری طرح سے اترا نہیں تھا آہستگی سے چلتے ہوئے وہ صوفے پہ اس کے قریب ہی ڈھیر ہو گیا تھا، وہ چپ چاپ قرآن پڑھتی رہی وہ آنکھیں موندیں یونہی پڑا رہا تھوڑی دیر بعد جب وہ قرآن پڑھ کر اٹھی صوفے سے اتری، چند قدم چل کر اس کے قریب آ رکی، پھر آہستگی سے جھک کر اس کے اوپر پھونک ماری، وہ یونہی پڑا رہا شاید نیند میں چلا گیا تھا وہ کچن کی جانب چلی آئی اور ناشتہ بنا کر ٹیبل پہ لگا کر وہ اسے بلانے کا سوچ ہی رہی تھی جب وہ خود ہی چلا آیا تھا وہی ٹریک سوٹ (شاید آفس نہیں جانا تھا آج) گیلا منہ جسے اس نے دھو کر پونچھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا مگر اگلے ہی پل وہ دھک سے رہ گئی جب وہ جھکا اس کے دوپٹے سے منہ صاف کر رہا تھا وہ سانس روکے ساکت کھڑی رہ گئی۔

''آ جائیں حرم ناشتہ کریں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' ساکت کھڑی حرم کو وہ بلا رہا تھا، یوں نارمل تھا وہ جیسے رات کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

''مجھے بھوک نہیں ہے تم کرو۔'' وہ رخ موڑ کر سنک میں پڑے برتنوں کی جانب بڑھ گئی۔

''بھوک نہیں ہے تب بھی میرے ساتھ کھائیں آپ کو پتا ہے میں اکیلے نہیں کھاتا۔'' اگلے ہی لمحے وہ اٹھا اور اس کا ہاتھ تھام کر کرسی پہ بیٹھا دیا حرم نے بے بسی سے اسے دیکھا مگر میرو نے توجہ ہی نہ دی، سلائس پر جیم لگا کر ہاتھ میں تھما دی۔

''مجھے بھوک نہیں ہے میرو۔'' وہ منمنائی۔

''مگر مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے آپ چاہتی ہیں میں بھی نہ کھاؤں پھر؟'' سوالیہ نظروں سے حرم کو دیکھا اور ہاتھ میں تھاما سلائس واپس پلیٹ میں رکھ دیا مجبوراً حرم کو چند لقمے زہر مار کرنے پڑے تھے۔

''میرو!'' ناشتہ کرنے کے بعد وہ سنک میں ہاتھ دھو رہا تھا جب حرم نے اسے متوجہ کیا وہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

''وہ میں کہہ رہی تھی، اماں کی ڈیتھ کو آٹھ ماہ گزر گئے ہیں۔'' وہ ذرا دیر کو چپ ہوئی۔

''تو......؟'' ازمیر نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

''تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ...... کہ اب بیا بھی تو واپس آ چکی ہے، ہم بہت دھوم دھام سے نہ سہی...... مگر اسے رخصت کروا ہی لائیں...... بیا بھی تو خوش ہوگی اور تمہیں بھی تو اچھا...... لگے گا...... اور میں......'' بات کرتے کرتے وہ اچانک رکی تھی (اور خود اپنے بارے میں تو اس نے سوچا نہیں تھا وہ کدھر جائے گی) ازمیر آہستگی سے چلتا اس کے قریب آ رکا تھا دونوں ہتھیلیاں میز پر ٹکا کر وہ اس کے اوپر جھکا۔

''اور آپ؟ اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ کہاں جائیں گی حرم؟'' بھاری مگر گمبھیر آواز میں پوچھا، حرم نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

''میں...... میں اسی گھر میں کسی کونے میں......'' بات ادھوری چھوڑ کر اتنی زور سے ہونٹ کچلا کہ خون نکل آیا نجانے کیوں اور کیسے ایک دم سے ڈھیر سارے آنسو نکل آئے تھے ازمیر گہری سانس بھرتے سیدھا ہوا تھا۔

''جو بات ہونی ہی نہیں ہے اسے سوچ سوچ کر خود کو اذیت بھی مت دیں حرم۔''

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT

Digitized by Google

دھیرے سے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے وہ باہر نکل گیا تھا اور وہ جو صبح سے خود پہ بند باندھے ہوئے تھی میز پہ سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

☆☆☆

وہ عصر کی نماز پڑھ رہی تھی جب اطلاعی بیل بجی تھی ازمیر اپنے روم میں ہی تھا حرم نے سکون سے نماز ختم کی اور اٹھ کھڑی ہوئی نجانے کون آیا تھا ڈرائینگ روم سے ہلکی ہلکی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں پیازی کلر کے دوپٹے کو سر کے گرد سے کھول کر شانوں پہ پھیلاتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم تک آئی اگلے ہی لمحے دھک سے رہ گئی تھی سامنے ہی وہ بیٹھی تھی ہنستی مسکراتی کھلکھلاتی اور ساتھ والے صوفے پہ چہرے پہ دلکش مسکراہٹ سجائے غور سے اس کی بات سنتا ہوا ازمیر، ایک دم اس کا دل بھر بھر آیا تھا، وہ تیزی سے جانے کو مڑی تھی جب۔

''اوہ واؤ سو پریٹی حرم یہ تم ہو؟'' کہتے ہوئے وہ اس کے قریب چلی آئی تھی ناز سے ایک ہاتھ حرم کی جانب بڑھایا جسے حرم نے تھام کر چھوڑ دیا۔

''چند ماہ میں ہی تم بہت خوبصورت ہوگئی ہو کیا راز ہے؟'' واپس صوفے پہ بیٹھی ٹانگ پہ ٹانگ جمائے وہ مزے سے بولی تھی، حرم کو لگا جیسے وہ کسی کٹہرے میں کھڑی ہو، تھوک نگلتے ہوئے ازمیر کو دیکھا وہ بھی مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

''میں...... کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔'' کہہ کر جان چھڑانا چاہی مگر اگلے ہی لمحے اس کی کلائی میرو کے ہاتھ میں آ چکی تھی، حرم نے بوکھلا کے کلائی چھڑوائی مگر میرو نے کھینچ کے اسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا تھا۔

''چپ چاپ ہمارے پاس بیٹھی رہی آپ بھول رہی ہیں بیا کو ہمارے گھر کے کھانے کچھ خاص پسند نہیں تھے، خواہ مخواہ آپ تکلف کریں گی۔'' وہ طنز کر رہا تھا یا مذاق؟ حرم سمجھ نہ پائی البتہ بیا کھلکھلا کے ہنس پڑی تھی جیسے اسے میرو کا مذاق پسند آیا تھا۔

''تب کی بات اور تھی میرو اب میں بہت بدل گئی ہوں بلکہ یوں کہو کہ تمہارے لئے خود کو بدل لیا ہے۔'' بیا کے چہرے پر بڑی دلآویز مسکراہٹ سج گئی تھی۔

''رئیلی؟'' ازمیر نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا جیسے وہ جھوٹ بول رہی ہو۔

''ایسا اب کیا ہوا ہے جو تم میرے لئے سر تا پیر بدل گئی ہو؟'' بیا نے چونک کر اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے کھلکھلا پڑی تھی۔

''آر یو جوکنگ میرو؟ آف کورس ہماری شادی ہونے والی ہے..... میر یسلی؟ ہماری شادی ہونے والی ہے مگر میری تو شادی ہو چکی ہے ناں۔'' سوالیہ نظروں سے حرم کو دیکھا تو وہ چونک اٹھی تھی، وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا کیا کرنا چاہ رہا تھا وہ سمجھ نا پائی تھی۔

''ہاں تب تم نے مجبوری میں کی تھی ناں شادی تو اب میں۔''

''تب مجھے کس نے مجبور کیا تھا بیا تم نے ناں؟'' ازمیر نے تیزی سے بیا کی بات کاٹی تھی۔

''تو اب جب میں خوش رہنا سیکھ گیا ہوں اپنی بیوی سے محبت کرنے لگا ہوں تو تم واپس کیوں آ گئی ہو ہمارے درمیان؟'' حرم نے چونک کر اسے دیکھا تھا جبکہ بیا کا رنگ زرد پڑ گیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجالی تھی۔

URDU TUBE
www.urdutubes.com

Digitized by Google

اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
http://kitabdostpk.blogspot.be
اور readingpoint
http://readingpointpk.blogspot.be
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول،ناولٹ،افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے زریعے رابطہ کریں

"مگر پہلے تو تم مجھ سے محبت کرتے تھے ناں؟"

"کرتا تھا مگر اب نہیں وہ میری بہت بڑی غلطی تھی (بیا کا رنگ اڑا) مگر اب صرف میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔" اس نے قریب ساکت بیٹھی حرم کو بازو کے حصار میں لے کر خود سے لگایا تھا، کیا وہ بیا کو نیچا دکھانے کو اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا تھا۔

"مگر میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میرو۔" بیا کی آنکھوں میں آنسو تھے آس تھی ازمیر نے زور کا قہقہہ لگایا تھا اور کتنی ہی دیر ہنستا رہا تھا یہاں تک کہ بیا شرمندہ شرمندہ سی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سنو۔" وہ جانے کے لئے پلٹی تھی جب میرو نے اسے آواز دے کر روکا تھا وہ تیزی سے واپس مڑی کہ وہ اب کہے گا سوری میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا مگر۔

"تمہارے منہ سے محبت وحبت سننا اچھا نہیں لگتا اور یہ مجھے میرو کہنے کا حق میں نے صرف اپنی ماں اور بیوی کو دیا ہے باقی ہر اجنبی کے لئے میں صرف "ازمیر" ہوں اور ہاں تیسری اور آخری بات سنا ہے لندن میں بھی تم اپنی ایک محبت چھوڑ کے آئی ہو جس سے آٹھ ماہ پہلے تم نکاح کر چکی تھی، ڈائیورس ہو چکی ہے تم دونوں میں، چچ چچ، بہت افسوس ہوا کبھی آئیں گے میں اور حرم تمہارے پاپا کے پاس تعزیت کے لئے، سنا ہے بہت منافع ہوا ہے انہیں تمہاری ڈائیورس سے، ڈبل پیسہ ہو گیا ہے بھئی ان کے پاس تو مبارکباد بھی تو بنتی ہے ناں؟" وہ طنز پہ طنز کر رہا تھا جبکہ پاس کھڑی بیا کا سر شرم سے جھکا چلا جا رہا تھا اسے لگا تھا کہ لندن میں جو شادی اس نے کی تھی وہ کبھی لیک آؤٹ نہیں ہوگی مگر۔

☆☆☆

"یہ سب کیا بکواس تھی ازمیر؟" بیا کے جانے کے بعد وہ بھی نجانے کہاں نکل گیا تھا اور اب رات ڈھلے گھر آیا بھی تو سیدھا اپنے روم میں جا گھسا تھا جب کہ اس کے انتظار میں سلگتی وہ تن فن کرتی اس کے سر پر جا پہنچی تھی، وہ جو الماری میں سر دیئے گھسا کھڑا تھا چونک کر مڑا اور حیران نظروں سے آس پاس دیکھنے لگا۔

"یہاں وہاں کیا دیکھ رہے ہو میری طرف دیکھ کر جواب دو مجھے۔" اسے آگے پیچھے دیکھتے دیکھ کر وہ گویا بھڑک ہی تو اٹھی تھی۔

"آپ نے کسی ازمیر کو پکارا تھا ناں میں بس اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا۔" ہاتھ میں تھامی شرٹ کو گولہ بناتے ہوئے دوبارہ الماری میں پھینکتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"میں مذاق کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں میرو۔" وہ غصے میں بولی تو وہ دلکشی سے ہنس دیا تھا۔

"میں نے مذاق کے موڈ میں آپ کو کبھی دیکھا بھی نہیں ہے ہمیشہ روتے دھوتے ہی دیکھا کبھی چھپ کر اور کبھی دھاڑیں مار کر۔" یونہی مسکراتے ہوئے وہ اس کی ناک دباتے ہوئے بولا وہ بے اختیار سٹپٹا گئی تھی۔

(چھپ کے روتے کب دیکھ لیا اس نے مجھے میں تو ہمیشہ رات کو اپنے کمرے میں ہی روتی تھی تو؟)

"میں بیا کی بات کر رہی ہوں تم نے اس سے وہ سب بکواس کیوں کی تھی تم اس سے شادی کرنے والے تھے پھر یہ سب؟"

"میں نے آپ سے کہا تھا میں بیا سے شادی کرنے والا ہوں؟" ازمیر نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا تھا وہ گڑبڑائی۔

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT
www.urdutubes.com

Digitized by Google

''ہاں تو ابھی نہیں کہا اماں کے مرنے سے پہلے تو کہا کرتے تھے ناں؟''

''ہاں تو اماں کے جانے کے بعد کی بات کر رہا ہوں تب میں نے ایک بار بھی آپ کو ایسا کچھ کہا ہے کیا؟ نہیں ناں، بات تبھی ختم ہو گئی تھی جب میں نے آپ سے شادی کی تھی آپ سے نکاح کرنے کے بعد سے آپ نے ایک بار بھی میرے منہ سے ایسی بات سنی ہو؟'' ازمیر سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا حرم نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا (واقعی ایسا صرف وہی سوچتی تھی میرو نے تو ایسا کبھی کچھ کہا نہیں تھا)۔

''بس پھر بات ختم آئندہ آپ کے منہ سے بیا کا نام یا ایسی کوئی بات نہ سنوں۔'' وہ رسان سے بولا جب وہ بپھر اٹھی تھی۔

''تم اس سے محبت کرتے تھے میرو، ایسے کیسے بات ختم۔''

''کرتا تھا محبت اب نہیں کرتا کہا ناں اب صرف آپ سے محبت کرتا ہوں سمجھ نہیں آتی آپ کو میری بات۔'' میرو نے ایک دم اسے دونوں بازوؤں سے اتنی سختی سے تھاما تھا کہ وہ بے اختیار رو دی تھی۔

''تم صرف اسے نیچا دکھانے کے لئے یہ سب کر رہے ہو ناں؟ میرے ساتھ کھیل رہے ہو، بیا نے تمہیں ٹھکرایا اس کا بدلہ تم مجھ سے لے رہے ہو ناں؟'' وہ رندھی آواز میں کہہ رہی تھی۔

''حرم۔'' میرو نے تڑپ کے اسے دیکھا تھا مگر اگلے ہی پل کھینچ کے اسے خود میں بھینچ لیا تھا وہ اور شدت سے رونے لگی تھی۔

''میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم میری محبت کا مذاق یوں اڑاؤ گے۔''

''میں نے تم سے محبت کی ہے بنا کسی غرض کے مگر تم۔'' ازمیر نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے اس کے بالوں پہ بوسہ دیا تھا۔

اچھا تھا وہ اپنے اندر کی بھڑاس ایک ہی بار نکال لیتی بعد میں مطلع صاف ہی ہونا تھا۔

''تم بہت برے ہو تم اب اس کا بدلہ مجھ سے لے رہے ہو محبت کا ناٹک کر کے۔'' وہ اب اس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی ازمیر نے مسکراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے اور جھک کر انہیں چوم لیا، حرم نے غصے سے ہاتھ جھٹکے اور بیڈ پر بیٹھ کر دوبارہ زار و قطار رونے لگی تھی، وہ گہری سانس بھرتے ہوئے اس کے قدموں میں آ بیٹھا آنکھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا۔

''اب کیوں رو رہی ہو؟'' انداز شرارتی تھا۔

''تم جان بوجھ کر مجھے اذیت دے رہے ہو۔'' آنکھوں کو بے دردی سے پونچھتے ہوئے وہ تڑخ کر بولی اور اٹھ کھڑی ہوئی جب ازمیر نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ بیڈ پہ بیٹھایا اور خود بھی اس کے پہلو میں جا بیٹھا، دھیرے سے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

''اذیت میں آپ ہوتی ہے تو سکون سے میں بھی نہیں رہ پاتا، مجھے خود نہیں پتا یہ سب کیسے ہوا مگر مجھے تب سمجھ آئی جب شہریار کو میں نے آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے پایا مجھے بہت برا لگا، اسی لئے میں نے آپ کو وہاں سے جانے کا بول دیا تھا مجھے لگا شاید یہ سب وقتی ہے مگر، جب ایک دن شہریار نے میرے آگے آپ کا پرپوزل رکھا تو میں بھڑک اٹھا وہ میری بیوی کو پرپوز کر رہا تھا میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا جب بھی کوئی اچھا رشتہ آیا میں آپ کو چھوڑ دوں گا شہریار مالی لحاظ سے اور فیملی کے لحاظ سے بھی اچھا لڑکا تھا مجھے سمجھ ہی نہ آیا میں کیوں بھڑکا تھا مگر آہستہ آہستہ مجھے سمجھ آنے لگا مجھے آپ کی عادت تو تھی ہی مجھے آپ

Digitized by Google

سے محبت بھی ہوگئی تھی، ایسا تب ہوا جب ہر رات میں بیا کو سوچنے کی بجائے آپ کو سوچنے لگا اور آپ کو سوچنا مجھے اچھا لگنے لگا تھا مگر، تب ہی وہ واپس آ گئی یہ نہیں تھا کہ مجھے اس سے دوبارہ محبت ہونے لگی تھی ہاں میں یہ سوچنے لگا تھا کہ وہ آپ کو مجھ سے دور نہ کر دیں، ہاں میں اس سے محبت کرتا تھا مگر اب مجھے آپ کو سوچنا آپ کا ساتھ اچھا لگنے لگا ہے، بیا دور گئی تھی تو زندگی سکون میں آنے لگی تھی آپ کو خود سے دور کرنے کا سوچتا ہوں تو جان نکلنے لگتی ہے آئی سوئیر میں آپ سے محبت کرنے لگا ہوں کیا آپ مجھے اس قابل سمجھتی ہیں کہ اپنے شوہر کے رتبے پہ فائز کر سکیں؟" آخر میں ہاتھ پھیلائے وہ شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا حرم نے بے اختیار ہونٹ کاٹے تھے۔

"اف ظالم، کتنی بے دردی سے آپ ان نرم و نازک ہونٹوں کو کاٹتی ہیں میرے قبضے میں دے دیں دیکھنا کتنے پیار سے سنبھال کے رکھوں گا۔" شرارت سے کہتے وہ اس کی طرف جھکا تھا جب وہ اسے پرے دھکیلتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہیلو مادام کدھر چلی جواب تو دیتی جائیں؟" وہ اس کی کلائی تھام کر اسے روکتے ہوئے بولا تھا۔

"میں تمہیں اپنا شوہر پہلے دن سے ہی مان چکی تھی تم خود ہی بیا...... کشش...... سر جھکائے انگلیاں مروڑتے وہ بولی تھی، جب میرو نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے روک دیا تھا۔

"آئندہ ہم صرف اپنی بات کیا کریں گے میری اور آپ کی، بیچ میں کوئی تیسرا آئے یہ مجھے گوارا نہیں ہوگا۔" حرم نے تیزی سے سر ہلایا تھا میرو نے مسکرا کر اسے کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کیا۔

"آج آپ کچھ بھول بھی رہی ہیں آج کا دن آپ کے لئے بہت اسپیشل تھا حرم اگر آپ کو یاد ہو تو؟" ذہن پر زور دیتے ہوئے حرم کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"او گاڈ، دو جنوری ہے ناں آج، میں بھول کیسے گئی، اف اللہ، میرو بس آدھا گھنٹہ دو مجھے میں فٹا فٹ کیک ریڈی کرتی ہوں۔" وہ تیزی سے اٹھتے ہوئے بولی جب میرو نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے اسے دوبارہ پہلو میں بیٹھایا۔

"کیک نہیں چاہیے گفٹ لوں گا۔"

"گفٹ؟ مگر اس وقت میں کہاں سے لاؤں گی۔" وہ پریشان ہوئی تھی۔

"مجھے اسپیشل والا گفٹ چاہیے آج کے دن۔" میرو نے جھک کے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی حرم نے ناسمجھی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا گہری بولتی ہوا س مختل کرتی آنکھیں، وہ بے اختیار جھینپی۔

"شٹ اپ میرو۔" ہاتھ چھڑا کر وہ تیزی سے اٹھی۔

"ارررررے ایسے کیسے بھاگ سکتی ہیں آپ شوہر ہوں آپ کا پورے حق سے اپنا حق مانگ سکتا ہوں۔" وہ اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اس کے کندھے پر سر ٹکاتے بولا تھا وہ کھلکھلا اٹھی تھی۔

"ایک بات کہوں حرم۔" وہ دھیرے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہوں......" حرم نے گردن موڑ کر اسے دیکھنا چاہا، چہرہ از میر سے ٹکرایا تو جھینپ گئی۔

"ہمیشہ یونہی ہنستی رہنا اور ہاں جیسے آج جھگڑ رہی تھی ناں ہمیشہ ایسے ہی جھگڑتی رہنا۔" شرارت سے کہتے وہ اس پہ جھکا تھا تو حرم ہنستی چلی گئی تھی۔

☆☆☆

URDU TUBE
A HOME OF ENTERTAINMENT
www.urdutube

Digitized by Google